

تدفین

THE ENTOMBMENT

..... اے مبارک آسمانی باپ، یہاں پہلے۔ پہلے سے پاک رُوح کی حضوری موجود ہے، اور ہم تیرے پاک کلام کی طرف آتے ہیں۔ اور میں خراب آواز کو روکنے کی کوشش کر رہا ہوں، اور الفاظ کو اُتنے ہی دھیمے اور مستحکم انداز سے کہہ رہا ہوں جتنا میں کہہ سکتا ہوں، اور میں تیری الہی راہنمائی اور پاک رُوح کی پُر جوش قوت کیلئے التجا کرتا ہوں تاکہ وہ ہمارے درمیان جنش کرے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے، اور وہ خُدا کے کلام کو لے اور ہر ایک دل میں اُتار دے، کیونکہ ہمیں اسکی ضرورت ہے۔ اور وہ آج رات، ہمیں خُدا کی اچھی چیزوں سے آسودہ کرے۔

(2) اور آج رات، جب ہم کلام کی بات کریں، تو ہمارے دل کئی میل دُور کلوری پر لگ جائیں، جہاں یسوع نے پوری قیمت ادا کی تھی جو کہ باغِ عدن سے، خُدا کی عظیم عدالت کی مانگ تھی۔ اور آج ہمیں یہ احساس ہے کہ ہم اُسکے جی اُٹھنے کے وسیلے مفت راستباز ٹھہرے ہیں، اور یہ اُس کی موت، اور تدفین، اور جی اُٹھنے کے باعث ہوا ہے۔

(3) اور آج رات ہم مزید دُنیا کے نہیں ہیں، کیونکہ ہمیں خُدا کے بیٹے کے بیش قیمت خون کی قیمت ادا کر کے خریدا گیا ہے۔ اور آج رات، ہم شکر گزار دلوں کیساتھ، تیری طرف رجوع کرتے ہیں، تاکہ پورے ذہن اور قوت کے ساتھ، جو ہمارے اندر بسی ہوئی ہے، اور خالص پن، اور پاکیزہ دل کے ساتھ تیری خدمت کریں۔

(4) اے باپ، پس آج رات بخش دے، اگر یہاں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو تجھے نہیں جانتے ہیں، اور اپنے گناہوں کی معافی میں لگے ہوئے ہیں، کاش وہ آج رات فروتنی سے صلیب کی جانب آجائیں، اور معافی حاصل کرنے کیلئے، اپنے گناہوں کا اعتراف خُدا کی سامنے کر لیں جو کہ عادل

ہے۔ اور ہم سب کے لئے آج کی رات عظیم رات ہو۔ ہم یہ دُعا تیرے بیٹے، خُداوند یسوع کے نام سے مانگتے ہیں۔ آمین۔

(5) اب ہمیں معلوم ہے، زمین پر کوئی ایسا آدمی نہیں ہے، جو اتنا قابل ہو کہ خُدا کے کلام کو لیکر آشکارا کر سکے، کیونکہ کلام الہام سے لکھا گیا ہے۔ اور پاک رُوح کلام کا مصنف ہے۔

(6) اور جب آسمان پر، کتاب لینے اور مہروں کو کھولنے کیلئے، کسی شخص کی تلاش کی گئی، تو آسمان پر کوئی ایسا نہیں تھا، زمین پر کوئی ایسا نہیں تھا، اور نہ ہی زمین کے نیچے کوئی تھا، کوئی ایسا نہ ملا جو مہروں کو کھولنے کے لائق تھا، یا اُس کتاب پر نظر کرنے کے لائق تھا۔ وہاں ایک برّہ تھا جو بنائے عالم سے پیشتر ذبح کیا گیا تھا، وہ آیا اور اُس نے اُس کے ہاتھ سے کتاب لی جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا، اور پھر مہروں کو کھولا اور کلام کو آشکارا کر دیا۔

(7) اور ہم بھی آج رات اُسی پر یقین اور بھروسہ کر رہے ہیں، اور وہ ہمارے لیے کلام کو کھولے گا، اور اب میں اعمال کے دوسرے باب سے پڑھنا چاہتا ہوں۔

(8) پس پہلی رات، میں نے خُداوند یسوع کی دوسری آمد پر پیغام دیا تھا، اور..... اور بدھ کا دن تھا۔ اور جمعرات کی رات کو کامل قربانی پر پیغام دیا تھا۔ اور جمعے کے روز کامل کفارے پر پیغام پر دیا تھا؛ یعنی کاملیت پر۔ کیا آپ نے گزری رات اس پیغام کو سنا تھا؟ کاملیت، کس طرح ہم خُدا کی نظر میں مکمل بے عیب اور کامل ہو سکتے ہیں! اور آج رات کا عنوان تدفین ہے۔ اور کل، جی اٹھنا ہے۔ یعنی دنوں کی ترتیب کے مطابق ہے۔

(9) اب آج رات، میں نے کلام پڑھنے کیلئے، اعمال کی کتاب کے دوسرے باب کا انتخاب کیا ہے اور پچیس، اور چھیس، اور ستائیس آیت کو شامل کیا ہے۔ اور اسے پڑھتے ہیں، پطرس بول رہا ہے۔ داؤد، کیونکہ داؤد اُس کے حق میں کہتا ہے، کہ میں خُداوند کو اپنے سامنے دیکھتا رہا، کیونکہ وہ میری وِنی طرف ہے، تاکہ مجھے جنبش نہ ہو:

اسی سبب سے میرا دل خوش ہوا، اور میری زبان شاد؛ بلکہ میرا جسم بھی اُمید میں بسا رہے گا:
اسی لئے کہ تُو میری جان کو عالم ارواح میں نہ چھوڑے گا، اور نہ اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت

پہنچنے دے گا۔

(10) آج رات کیلئے یہ کتنا خوبصورت متن ہے، جس کا سیاق و سباق اُسکی تد فین ہے۔

(11) پہلی چیز جو ہم دیکھنا چاہتے ہیں..... اور آپ کی توجہ، خُدا کے لاخطا کلام پر لگانا چاہتے ہیں۔ خُدا اپنے کلام کے، ہر حرف کو قائم رکھتا ہے۔ اور آج رات ہم اپنے خیالات اسی بات پر مرکوز کرنا چاہتے ہیں، کہ خُدا اپنے کلام کو قائم رکھتا ہے۔ ہم ہر اُس بات کا یقین کرتے ہیں جو خُدا نے اپنے کلام میں کہی ہے، کلام سچا ہے۔ اور ہمارا ایمان انسانی نظریات یا انسانی تھیولوجی کی ریت پر بسرا نہیں کر رہا ہے، بلکہ یہ اپنی آخری آرام گاہ کیلئے خُدا کے ابدی کلام کی غیر منقولہ چٹان پر بسرا کر رہا ہے۔

(12) کلام! اگر خُدا نے یہ کہا ہے، تو یہ ہمیشہ کیلئے سچ ہے۔ وہ اسے کبھی واپس نہیں لے سکتا اور کہہ سکتا، ”میرا یہ مطلب نہیں تھا۔“ میں کچھ کہہ سکتا ہوں اور آپ کچھ کہہ سکتے ہیں، اور پھر ہمارا واپس پھرنے کا بھی امکان ہوتا ہے، حالانکہ ہم نے اپنی بہترین سمجھ اور اپنی بہترین صلاحیت سے کہا ہوتا ہے۔ لیکن، دیکھیں، خُدا ہم سے بہت مختلف ہے۔ وہ لامحدود ہے، اسلئے وہ ایک بھی ایسی بات نہیں کہتا جو منطق طور پر کامل نہ ہو۔ خُدا کو کبھی بھی اُسے واپس نہیں لینا پڑتا، اور جو کچھ وہ کہتا ہے اُس کیلئے کبھی معذرت نہیں کرنی پڑتی۔ کیونکہ سچائی، ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

(13) اور یہ عظیم دن، ہم یسوع کیلئے منار ہے ہیں، جب خُدا نے حقیقت میں اپنے بیٹے کو جہان کے گناہوں کیلئے قربان کیا تھا، اور شاید بنیاد ڈالنے سے ہزاروں سال پہلے کی یہ بات ہے۔ خُدا نے کلام کیا، اور جب خُدا بولتا ہے تو آسمان پر یہ اُسکا مکمل کام ہوتا ہے؛ یہ پہلے ہی مکمل ہوتا ہے۔ اوہ، کاش ہم سمجھ سکتے کہ اُسکا کیا مطلب ہے، پھر ہم مختلف قسم کے لوگ ہوتے! پس اُس کی کتابوں میں دیکھیں، کہ نافرمان لوگوں کیلئے عدالت مقرر کی گئی ہے، اور یہ بات گھنٹوں گھنٹے، آدمی کو اپنے آپ کو جانچنے پر مجبور کر دیگی؛ اور یہی بات گھنٹوں گھنٹے، راستبازوں کو شادمانی عطا کرے گی، تاکہ اُن برکات کو پڑھیں جن کا وعدہ خُدا نے وفادار لوگوں سے کیا ہے۔ اسلئے ہم یقین کرتے ہیں کہ ہر لفظ پورا ہوگا، بس اُسکے ساتھ اپنی جانوں کو لنگر انداز کریں۔ کیونکہ ہمیشہ اسی طرح ہوتا آیا ہے۔

(14) خُدا نے طوفان سے پہلے ماضی میں، نوح سے کلام کیا؛ شاید بائبل کے لکھے جانے سے

پہلے، یا شاید، اس بائبل کے لکھے جانے سے پہلے؛ خُدا نے نوح کو بتایا تھا ایک طوفان آنے والا ہے، اور پوری زمین پر پانی ہوگا۔ اور کسی بھی ثبوت کے بغیر یہ ہوگا، سب کچھ اُس کے برعکس تھا، اور نوح خوف کے ساتھ آگے بڑھا، اور ایک کشتی بنائی، اور اُسکو تیار کیا۔ یہ اُس کو اور اُسکے خاندان کو بچانے کیلئے تھی۔ خُدا نے اُسے کبھی مایوس نہیں ہونے دیا تھا، کیونکہ یہ خُدا کا کلام تھا۔ جب خُدا نے کہا کہ ایسا ہوگا تو پھر یہ ہونا ہی تھا۔

(15) اب، ایوب کی کتاب، بائبل کی سب سے قدیم کتاب ہے، جو شاید پیدائش سے بھی پہلے لکھی گئی تھی، اور اسے بائبل میں شامل کر لیا گیا تھا۔ اور موسیٰ نے پیدائش کی کتاب لکھی تھی۔ ایوب، اپنی کتاب میں فرماتا ہے، میں نے اُس وعدے پر مکمل طور پر بھروسہ رکھا جو خُدا نے اُس کے ساتھ کیا تھا۔ وہ کسی بھی خوف کے بغیر اپنے پورے دل سے، سختی قربانی کے ساتھ کھڑا رہا؛ اور یہ جانتا تھا، جو کچھ خُدا نے کہا ہے، خُدا اُسے کرنے پر قادر ہے۔ اور جب سب کچھ برعکس ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا، تو بھی ایوب ثابت قدم رہا کیونکہ خُدا کا وعدہ لپکا تھا۔ خُدا نے ایوب سے وعدہ کیا تھا، اور ایوب اُس وعدے پر قائم تھا۔

(16) اوہ، کاش کلیسیا اُس مقام پر پہنچ جائے جہاں خُدا کے ابدی کلام کی سچائی پر پختہ بھروسہ رکھ سکے! پھر کیسا فرق ہوگا، کیسی درستی ہوگی، کیسی کانٹ چھانٹ ہوگی، کیسی شادمانی ہوگی، کیسی قوت ہوگی، جب مرد اور عورتیں خُدا کو حقیقی اہمیت دیں گے، کیونکہ جو کچھ اُس نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے حالات جیسے بھی ہوں، اسکا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خُدا نے کہا ہے؛ اور یہ طے ہو گیا ہے!

(17) اور ایوب، جب وہ اپنے تمام تجربوں کے باعث بہت مشکل وقت میں تھا؛ تب بھی وہ خُدا کی حضوری میں، ایک راست باز آدمی کی، حیثیت سے کھڑا رہا۔ اور خُدا نے کہا وہ کامل ہے۔ زمین پر اُس کی مانند کوئی نہیں۔ اور شیطان کو موقع دیا گیا تا کہ اُسے آزمائے، اور اُس نے کہا، ”میں ایوب کو ایسا بنا دوں گا کہ وہ تیرے منہ پر تیری تکفیر کرے گا۔“

(18) اور شیطان ایوب کی جان نکال دیتا، وہ ایسا کر دیتا، لیکن خُدا نے حد بندی کی ہوئی تھی، اور

کہا تھا، ”تُو اُس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے، لیکن اُس کی جان کو مت چھو نا۔“

(19) اور پھر جب ایوب اپنی آزمائش کی سب سے مشکل گھڑی میں آ گیا، تو اُس نے کہا، ”میں جانتا ہوں میرا مخلص دینے والا زندہ ہے، اور آخر کار وہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ اور اپنی کھال کے اس طرح برباد ہو جانے کے بعد، میں اپنے اس جسم میں سے خُدا کو دیکھوں گا۔“ اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کتنی تاریکی دکھائی دیتی ہے، اور کتنا غیر حقیقی لگتا ہے، مگر وہاں کچھ تھا جس پر ایوب نے اپنی جان کو لنگر انداز کیا ہوا تھا۔ اوہ، کاش ہم بھی صرف یہی کریں! دھیان دیں، اُس نے اِس وعدے پر بھروسہ کیا تھا، ”میں جانتا ہوں میرا مخلص دینے والا زندہ ہے۔“

(20) اور میں چاہتا ہوں آپ توجہ دیں، کیونکہ مستقبل کیلئے میں کچھ الفاظ کہنا چاہتا ہوں، ایوب نے اپنی تدین کی جگہ کا خصوصی ذکر کیا تھا۔ اور جب وہ مر گیا، تو اُسے وہاں دفن کیا گیا تھا۔

(21) ایک اور شخص، جبکہ نام ابرہام تھا، اُس نے خُدا کو اُسکے کلام کے مطابق لیا تھا۔ اور اُس نے خُدا پر ایمان رکھا تھا۔ اور جو چیزیں نہیں تھیں، اُس نے اُنکو اِس طرح بلا لیا گویا وہ ہیں جبکہ وہ اُس وعدے کے خلاف تھیں جو خُدا نے اُسکے ساتھ کیا تھا۔ اُس نے خُدا کو اُسکے کلام کے مطابق قبول کیا تھا۔ اور جب دن گزرتے گئے، اور ہفتے اور مہینے گزرتے گئے، اور یہاں تک سالوں سال گزر گئے تھے، لیکن ابرہام ذرا بھی ڈمگایا نہیں تھا۔ بائبل بیان کرتی ہے، ”اُس نے بے ایمان ہو کر، خُدا کے وعدے میں شک نہ کیا؛ بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر، خُدا کی تعجید کی۔“

(22) جبکہ ایسا لگ رہا تھا، کہ ہر روز، یہ سلسلہ روز بروز مشکل تر ہوتا جا رہا ہے، اور اسکی بجائے کہ ایوب کمزور ہوتا، وہ روز بروز مضبوط ہوتا گیا۔ اوہ، ہمارے پاس یہ کتنی بابرکت یقین دہانی ہے! جب وہ کام کرنا مشکل نظر آتا ہو، جس کا خُدا نے وعدہ کیا ہے، بلکہ ناممکن لگتا ہو، تو پیچھے ہٹنے کی بجائے، اور دُنیا میں واپس جانے کی بجائے، ہمیں پہلے سے زیادہ مضبوطی سے، خُداوند یوں فرماتا ہے کہ ساتھ کھڑے ہو جانا چاہیے۔ جب خُدا کچھ کہتا ہے، تو یہ طے ہو جاتا ہے۔

(23) اور جو چیزیں نہیں تھیں، ابرہام نے اُنکو اِس طرح بلا لیا گویا وہ تھیں، جبکہ وہ کلام کے خلاف لگتی تھیں۔ اور جب کئی سال ساتھ رہنے کے بعد، ابرہام نے اپنی پیاری بیوی، سارہ کو کھودیا، تو

اُس نے اُسی مقام کے قریب زمین کا ایک حصہ خریدا جہاں ایوب کو دفنایا گیا تھا، اور سارہ کو بھی وہیں دفن کیا گیا۔ حیرت کی بات ہے ایسا کیوں کیا گیا تھا؟ وہ نبی تھے! انھوں نے دیکھا تھا! وہ خُدا کیساتھ رابطے میں تھے! اور جب ابرہام مر گیا، تو اُسے بھی سارہ کیساتھ دفنایا گیا تھا۔

(24) اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ اُسے زمین کا وہ حصہ مفت دیں۔ اسلئے اُس نے گواہوں کے سامنے، وہ زمین خریدی تھی۔ یہ پتہ کی ایک خوبصورت مثال ہے۔ اُس نے اُس زمین کو، گواہوں کے سامنے خریدا تھا، اور وہ اُس کی ملکیت تھی۔ اوہ، اسی طرح ایک حقیقی ایماندار کو آنا چاہیے، اور کسی کو نہ سے کھسکنا نہیں چاہیے، بلکہ گواہوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہنا چاہیے، ”کہ میں خُداوند یسوع، اور پاک رُوح، اور اُس کے عظیم کاموں کا گواہ ہوں“، اور جیسے جیسے ہم اِس بُرے زمانے کو قریب آتے دیکھ رہے ہیں تو زیادہ کہنا چاہیے۔

(25) اور پھر ابرہام کا بیٹا، اسحاق تھا، اور اُس سے بھی یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ اور جب اسحاق مواتا، اُسے بھی ابرہام کے ساتھ دفن کیا گیا۔ اور اسحاق سے یعقوب پیدا ہوا تھا۔

(26) اور دیکھیں یعقوب کی..... موت مصر میں ہوئی تھی۔ لیکن غور کریں، اِس سے پہلے کہ وہ وفات پاتا، اُس نے اپنے بیٹے، یوسف نبی سے کہا، ”میرے بیٹے، یہاں آ، اور اپنا ہاتھ میری لنگڑائی ران پر رکھ۔“ پس غور کریں کیسے وہ لنگڑا ہوا تھا، خُداوند کے فرشتہ نے اُس کی ران کو چھو لیا تھا، اور وہ اُسی دن سے لنگڑانا شروع ہو گیا تھا۔ اُس نے کہا، ”اپنا ہاتھ میری ران پر رکھ، اور اپنے باپ دادا کے خُدا کی قسم کھا، کہ تُو مجھے یہاں مصر میں دفن نہیں کریگا۔“ کیوں؟ اوہ، کیونکہ اُنکے پاس کلام تھا، اُن کے پاس مکاشفہ تھا!

(27) اور کیا میں یہاں رک سکتا ہوں، تاکہ یہ کہوں کہ زندہ خُدا کی کلیسیا الہی مکاشفہ پر بنائی گئی ہے؛ تنظیموں اور فرقوں پر نہیں بنائی گئی، نہ ہی عقائد اور نظریات پر بنائی گئی ہے، بلکہ زندہ خُدا کی منکشف روحانی سچائی پر بنائی گئی ہے۔

(28) باغ عدن میں، ہابل کے پاس، یہ مکاشفہ تھا جبکہ کلیسیا کا آغاز تھا۔ اُسے کیسے معلوم تھا بڑہ لانا ہے؟ وہ قاسن کی طرح پھل کیوں نہیں لایا تھا؟ کیونکہ یہ بات اُس پر آشکارا ہو چکی تھی!

(29) یسوع نے ایک بار بات کرتے ہوئے، کہا تھا، ”لوگ مجھ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں؟“

کچھ کہتے ہیں کہ تُو موسیٰ، یا ایلیاہ ہے، یا کوئی اور ہے۔“

اُس نے کہا، ”مگر تم کیا کہتے ہو میں کون ہوں؟“

(30) آپ غور کریں، یہ اس بات پر منحصر نہیں کوئی اور کیا کہتا ہے، بلکہ یہ وہ بات ہے جسے آپ سچ

مانتے ہیں۔ ”تم کیا کہتے ہو؟“ یہی سوال آج رات ہم میں سے ہر ایک کیلئے ہے، ”تم کیا کہتے ہو؟“

(31) اور پطرس نے جلدی سے، بغیر ہچکچاہٹ کے، کہا، ”تُو زندہ خدا کا بیٹا، مسیح ہے۔“

(32) یسوع دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا تھا، کیونکہ وہ کوئی اور نہیں تھا بلکہ یہ وہا تھا جو جسم میں

ظاہر ہوا تھا، اور اُس نے کہا، ”مبارک ہے، تُو شمعون، بریوناہ، کیونکہ یہ بات خون اور گوشت نے نہیں،

بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اور میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا، اور عالم

ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے۔“

(33) اور ہم لوگ جیسے جیسے آگے بڑھتے ہیں، ہم لوہقرن ایمان کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں، ہم

میتھو ڈسٹ چیخنے چلانے کے ساتھ اُسے حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور آپ پستی کا سٹل غیر زبانوں کے

ساتھ اُسے حاصل کرنا چاہتے ہیں، لیکن وہ ان سے لاکھوں میل دُور ہے۔

(34) یہ خداوند یسوع مسیح کا الہی مکاشفہ ہے، جسکے وسیلے اُسکی ذات کا دل میں ظہور ہوتا ہے،

میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا، اور عالم ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے۔“ اور یہ

متی 24:5، 24:24، بلکہ، مقدس یوحنا 24:5 کے مطابق مکمل کام کرتا ہے، ”جو میرا کلام سنتا، اور میرے

بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے، ابدی زندگی اُسکی ہے؛ اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا، بلکہ وہ موت سے نکل

کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“ اسلئے نہیں کہ آپکے پاس کوئی تحریک، یا جذبہ تھا، بلکہ یہ تو آپ پر کرم

ہوا ہے، کہ مسیح نے آسمان سے یہ آپ پر ظاہر کر دیا ہے، ”کہ میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا۔“

(35) اور پھر، یعقوب، جب وہ مواتا تو اُسکے بیٹے نے اُس کی لاش کو لیا، اور اُسے ابرہام، اِصحاق،

اور سارہ، اور ایوب کے ساتھ، مقدس سرزمین، فلسطین میں دفن کیا۔

(36) اور پھر، یوسف بھی، ایک نبی تھا۔ وہ مصر میں اقبال مند ہوا تھا۔ وہ خدا کو جانتا تھا۔ خدا نے

خود کو اُس پر ظاہر کیا تھا۔ اور جب وہ مرنے والا تھا، اُس نے کہا، ”تم میری ہڈیوں کو یہاں دفن نہ کرنا، بلکہ سنبھال لینا..... اور جب..... کبھی خُدا تم سے ملاقات کریگا!“ کیوں؟ کیونکہ اُس کا موسیٰ کیلئے خُدا کے کلام پر پکا ایمان تھا، ”دیکھیں چار سو سال تک وہ اس قوم کی غلامی کریں گے، لیکن میں اُنکو باہر نکال لاؤں گا۔“ اُس نے مضبوطی سے خُدا کے کلام پر بھروسہ کیا تھا۔

(37) اگر آپ غور کریں، تو یہاں پر ایک خوبصورت تصویر ہے۔ ہر عبرانی جو وہاں سے گزرتا تھا، بیگار لینے والا، اُس کی پیٹھ پر چابک مارتا تھا۔ اور جب وہ اپنے نبی، یوسف کی ہڈیوں کو دیکھتا تھا، تو اُسے یاد آ جاتا تھا وہ کسی دن آزاد ہونے جا رہا ہے۔ کیونکہ، وہ ہڈیاں ایک یادگاری کیلئے وہاں رکھی گئی تھیں، کسی دن وہ آزاد ہو جائیں گے۔

(38) یہ کوئی پندرہ یا اٹھارہ سال پہلے کی بات ہے جب بلی پال، محض پانچ سال کا لڑکا تھا، تقریباً اتنا ہی تھا..... ہمارے پاس ایک چھوٹا سا پھول تھا جسے ہم اُس کی ماں کی قبر پر لیکر جا رہے تھے، اور یہ صبح سویرے، ایسٹر کا موقع تھا، سورج ابھی نکل ہی رہا تھا، اور جھانک رہا تھا؛ اور دن کے اُجالے سے پہلے کا، یہ وقت تھا، اُسکے بعد عبادت کیلئے جانا تھا۔ اور جب ہم قبر پر جا رہے تھے، اور جیسے ہی ہم اُس جگہ کی جانب مڑے جہاں اس کی چھوٹی بہن اور اس کی ماں کو دفنایا تھا تو اس چھوٹے لڑکے نے اپنی ٹوپی اُتار دی۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، اور اس نے کہا، ”ڈیڈی، کیا ماں اس قبر میں ہے؟“

(39) میں نے کہا، ”نہیں، بیٹے۔ وہ اس قبر میں نہیں ہے۔ وہ تجھ سے اور مجھ سے لاکھوں گنا بہتر جگہ پر ہے۔“

اس نے کہا، ”کیا میں ماں سے دوبارہ مل پاؤں گا؟“

(40) میں نے کہا، ”خُدا کے فضل سے، اگر تمہاری تمنا ہے، تو تم اُس سے دوبارہ مل سکتے ہو۔“

اور کہنے لگا، ”کیا ماں کا بدن کبھی اس قبر سے باہر نکلے گا؟“

(41) میں نے کہا، ”پیارے بیٹے، اپنی آنکھیں بند کر لو، اور میں تمہیں ایک چھوٹی سی کہانی سناتا

ہوں۔ کئی سو سال پہلے کی بات ہے، ایسٹر کی صبح، ایک قبر خالی ہو گئی تھی۔“ میں نے کہا، ”وہ ایک یادگاری کیلئے ہے جو لوگ خُدا میں سو گئے ہیں جب مسیح آئیگا تو وہ اُسکے ساتھ ہوں گے۔“ اور بغیر کسی شک و شبہ

کے، میں خُدا کے ابدی وعدے پر پختہ ایمان رکھتا ہوں!

(42) بزرگ ایوب کو دیکھیں، اور جب ہم یہ سنتے ہیں ”راکھ راکھ سے، اور خاک خاک سے مل جاتی ہے“، تو یہ مجھے لونگ فیلو کی یاد دلاتی ہے، جس نے کہا تھا:

دکھوں کا شمار، مجھے مت بتاؤ،

زندگی صرف ایک خالی خواب ہے!
 اور جان مردہ ہے جو آرام کرتی ہے،
 اور چیزیں وہ نہیں ہیں جو نظر آتی ہیں۔

اُس نے کہا:

ہاں، زندگی حقیقت ہے! زندگی بیعانہ ہے!
 اور قبر اس کی منزل نہیں ہے؛
 کیونکہ تُو خاک ہے، اور خاک میں لوٹ جاتا ہے،
 مگر یہ جان کے بارے میں نہیں کہا گیا۔

(43) وہ اسے تھیوفنی کہتے ہیں، اور جب ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں تو ہم کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ کچھ بھی ہو، میں رسول کے الفاظ دہراتا ہوں، اُس نے کہا، ”اگر یہ زمینی خیمہ یا رہنے کی جگہ گرائی جائے گی، تو ہمارے لئے پہلے سے ایک منتظر ہے، تاکہ اُس سے نکل کر اُس میں داخل ہو جائیں۔“

(44) ابرہام، اسحاق، یعقوب، ایوب، اور تمام نبیوں نے، بھروسہ کیا اور ایمان رکھا کہ جی اٹھنا ہوگا، اور مخلصی دینے والا آرہا ہے۔ اُنھوں نے اُس کے بارے میں نبوت کی تھی۔ حنوک نے اُسکے بارے میں نبوت کی تھی؛ اور مضبوط بھروسہ کیا تھا، اور اسکے ساتھ اپنی گواہی پر مہر لگا دی تھی۔ اسحاق، یعقوب، دانی ایل، یرمیاہ، حزقی ایل، اُنھوں نے مسیح کے آنے تک مکمل طور سے آرام کیا۔

(45) اور وہ مومنے اور اُن کی رُوحیں فردوس میں چلی گئیں۔ وہ خُدا کی حضوری میں نہیں جاسکتے تھے، دیکھیں (پچھلی رات ہم نے یہ سیکھا تھا) کیونکہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا تھا؛ صرف گناہوں کو ڈھانپتا تھا، اور کامل قربانی کے وقت کی طرف اشارہ کرتا تھا؛ کیونکہ جو خون

جانور میں تھا وہ عبادت کرنے والے پر واپس نہیں آسکتا تھا، پس اسلئے وہ عبادت کرنے والا اس قسم کی قربانیاں کو ختم نہ کر سکا۔

(46) لیکن جب خُدا کا بیٹا مواء، تو وہ زندگی جو اُس میں تھی وہ کسی اور کی نہیں بلکہ خُدا کی زندگی تھی، اور اُس نے ہمیں واپس ملا دیا اور خُدا کے خاندان میں لے پا لک بنا دیا۔ اور اب ہم اُس خون کی بدولت زندگی پاتے ہیں، اور خُدا کے بچے ہیں۔

(47) اب ہم آگے بڑھتے ہیں، اور جلدی سے غور کرتے ہیں۔ اور پرانے عہد نامہ میں واپس چلتے ہیں، اور اُن لوگوں کو دیکھتے ہیں جو یقین رکھتے اور عبادت کرتے تھے، اور ایمان میں موئے تھے، اور اس وقت کے منتظر تھے، اور اسی سبب سے نبیوں نے ایسا کیا تھا، اور وہ فلسطین میں دفن ہونا چاہتے تھے، وہ جانتے تھے مصر میں جی اٹھنا نہیں ہے۔ یہ صرف فلسطین میں ہونے والا ہے۔

(48) پس میں آج رات کہتا ہوں:، مجھے ہر قسم کے نام دیئے گئے ہیں، مگر مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں، اسکی میرے سامنے کوئی اہمیت نہیں ہے۔ صرف ایک چیز کی چاہت ہے، اور میں جانتا ہوں: میں مر چکا ہوں، اور میری زندگی مسیح میں، خُدا کے وسیلہ پوشیدہ ہے، اور پاک رُوح سے مہر بند ہے؛ اور جب وہ مردوں میں سے پکارے گا، تو اُس دن میں جواب دوں گا۔ مجھے مسیح میں دفن کر دو، کیونکہ جو مسیح میں ہیں خُدا ایک دن انہیں اپنے ساتھ لے جائیگا۔

(49) ہم مسیح میں کیسے داخل ہوتے ہیں؟ پہلا کرنتھیوں 13:1، ”ایک ہی رُوح سے ہم سب ایک ہی بدن میں پتھرمے لیتے ہیں، اور خُدا کی بادشاہی کے ہم میراث بن جاتے ہیں۔“ ہم اس زمین پر مسافر اور پردیسی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اب، ہم دُنیاوی چیزوں کی تلاش میں نہیں رہتے ہیں، بلکہ اُس مبارک بادشاہ کے آنے کے منتظر ہیں جو اپنی بادشاہی کو سنبھالے گا، جو سمندر سے سمندر کی انتہا تک پھیلی ہوئی ہے، اور وہ اپنے جلال میں آنے والا ہے۔ یقیناً، ہم اُس کی آمد کے منتظر ہیں۔

(50) اور اب میرے ذہن میں کوئی شک نہیں ہے، بلکہ یہ وہی کچھ ہے جو یسوع کے اپنے ذہن میں تھا جب وہ یہاں زمین پر تھا، وہ خُدا کا لاخطا ابدی کلام تھا۔ کیونکہ، ہم جانتے ہیں اُسی میں خُدا کی ساری معموری مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ خُدا کی ساری معموری اُسی میں تھی۔ اور وہ دونوں باپ بیٹا،

اور رُوح القدس تھا، لیکن وہ ایک انسانی جسم میں سکونت پذیر تھا؛ اور خُدا کی تھیوفنی تھا، جو خُدا کا عظیم روپ تھا جس پر اُس نے انسان کو بنایا تھا، اور پھر اُسے زمین پر رکھا تھا۔ اُسکے پاس ایک بدن تھا۔ خُدا بدن کے بغیر نہیں ہے۔ خُدا نے ایک بدن لیا، اور وہ بدن انسان کی مانند تھا۔ موسیٰ نے اُسے دیکھا، اور کئی دوسروں نے اُسے دیکھا، اور وہ انسان کی مانند دکھائی دیتا تھا۔

(51) اور یہاں پر، جو کچھ ہے، یہ اُسکا اظہار ہے۔ زمین پر ہر ایک چیز، خوبصورت ہے، دلکش ہے، اور زمین کی خوبصورتی موجود ہے، اور دُنیا میں اُسکے علاوہ اور کچھ نہیں ہے مگر اِس سے بہت زیادہ بہتر چیز بھی موجود ہے، جب ہم اِس دُنیا سے جاتے ہیں تو وہ ہماری منتظر ہے۔ کیونکہ، زمین پر موجود ہر ایک چیز آسمانی چیزوں کا نمونہ ہے۔ ہر اچھی چیز، اور ہر درست چیز، اور ہر خوبصورت چیز، درخت، پرندے، اور ہر ایک چیز، اُسکا نمونہ ہے جو آسمان پر موجود ہے۔

(52) ہماری اپنی زندگی بھی ایک نمونہ ہے۔ یہ صرف عکس ہے، اصل چیز نہیں ہے۔ یہ منفی پہلو ہے۔ اسے تصویر بنانے کیلئے موت درکار ہے، تاکہ ہمیں تھیوفنی میں واپس لیکر جائے جہاں سے ہم آئے تھے۔ پھر قیامت میں جی اُٹھے بدن کے ساتھ، ہم اُسکی مانند ہونگے۔ کیسی خوبصورت بات ہے؛ فقط خوبصورت ہی نہیں، بلکہ یہ حقیقی، اور خُدا کے ابدی کلام کی پختہ سچائی ہے، ہم اُس کی مانند ہوں گے۔ (53) اب غور کریں، یسوع نے، خُدا کی تمام طاقتوں کیساتھ کام کیا، لیکن، جب وہ شیطان سے ملا، تو اُس نے کبھی بھی اپنی طاقتوں کو استعمال نہیں کیا۔ اُس نے صرف کلام کا حوالہ پیش کیا! اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے کہا، ”یہ بھی لکھا ہے، آدمی صرف روٹی سے جیتا نہ رہے گا، بلکہ ہر اُس بات سے جو خُدا کے منہ سے نکلتی ہے۔“

(54) پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ گھر میں رہ کر بھی اُتنے ہی اچھے مسیحی ہو سکتے ہیں جتنے آپ چرچ میں ہوں گے؟ آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔ کلام کا مطالعہ کریں! پاک رُوح کلام کی خوراک کھلاتا ہے۔ اُسکی کلیسیا کیلئے بائبل خُدا کی روحانی خوراک ہے۔ اور پاک رُوح اسے آپکے پاس لاتا ہے اور اسے آپ کے دل میں رکھتا ہے، اور پھر شکرگزاری کے ساتھ آپ اسے پانی دیتے ہیں۔ اور ہر الہی وعدہ وہی پیدا کرے گا جو خُدا نے کہا تھا وہ کرے گا۔ وہ کرتا ہے۔ یہ اُس کا کلام

ہے، اور اُس کی زندگی ہے۔

(55) اب میں بھول گیا ہوں مجھے صرف آدھا گھنٹہ ہی لینا تھا۔ مگر جو میں کہنا چاہتا ہوں اُس تک پہنچنے میں مجھے طویل وقت لگ گیا ہے۔

(56) لیکن غور کریں کہ یسوع کی، زندگی کے آخری ایک، یا دو گھنٹے میں، بہت، بلکہ بہت زیادہ پیشینگوئیاں پوری ہوئی تھیں۔

(57) کسی نے مجھ سے کہا، ”بھائی برتنہم، یہ ہونا تھا، اور یہ ہوا۔“
میں نے کہا، ”یہ ایک گھنٹے میں ہوا۔“

(58) آپ زبور 22 پڑھیں، اور پھر صلیب پر اُس کی مصلوبیت کی گھڑی کو دیکھیں، میں اب بھول گیا ہوں کہ اُس کی زندگی کے آخری دو یا تین گھنٹوں میں کتنی نمایاں پیشینگوئیاں پوری ہوئی تھیں! دیکھیں، وہ میرے ہاتھ اور پاؤں چھیدتے ہیں۔ اے میرے خُدا، اے میرے خُدا اُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟“ اور وغیرہ وغیرہ، اور اس پر داؤد چلا اُٹھا۔

(59) اور پھر ایک اور بات ہے جو کہ سچائی ہے، اور میں چاہتا ہوں آپ اس پر غور کریں، اور یہ بات بھی خُدا کے لاکھ کلام کا حصہ ہے۔ بائبل بیان کرتی ہے، ”وہ اُس کی سب ہڈیوں کو محفوظ رکھتا ہے، اُن میں سے ایک بھی توڑی نہیں جاتی۔“ کیونکہ نمونے کے طور پر، فسخ کا برہ اس کی ایک مثال تھا۔ برہ بے عیب ہونا چاہیے، اور اُس برہ کی ایک بھی ہڈی ٹوٹی ہوئی نہیں ہونی چاہیے۔ اسلئے اُس وقت جب وہ..... یعنی یسوع مواتو وہ ہتھوڑے سے اُس کی ٹانگیں توڑنے لگے۔ اور اس سے پہلے ایسا ہوتا..... پس اس اہم لمحے کو دیکھیں! جس آدمی کے پاس ہتھوڑا تھا، وہ اُس کی ٹانگیں توڑنے کیلئے تیار تھا، مگر خُدا کے کلام نے یہ فرمایا تھا، ”اُس کے بدن کی ایک ہڈی بھی نہیں توڑی جائے گی۔“
”یہ کیسے ہو سکتا تھا؟“ ہم جلدی کرتے ہیں۔

(60) خُدا کا کلام ابدی ہے! اگر خُدا کا کلام کامل ہے، تو پھر اُن لوگوں کا جو مسیح میں ہیں زندہ ہونا یقینی ہے جیسے قیامت یقینی ہے۔ خُدا آپ کو شفا دینے کیلئے، اپنے کلام کا اُنتا ہی پابند ہے، جتنا وہ آپ کو بچانے کا پابند ہے۔ کیونکہ، وہ ہے، اور یہ اُس کا کلام ہے اُس نے اس کا وعدہ کیا ہے۔ یہ خُدا کا کلام

ہے، اور ہمیں اسے مٹانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ کہیں، ”یہ سچائی ہے۔“ اس پر یقین رکھیں! بہر حال، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیا ہوتا ہے، اس پر یقین رکھیں۔ کیونکہ اسی طرح اُن میں سے سب لوگوں نے یقین کیا تھا، اور ہم بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ خُدا نے فلسطین اسرائیل کو دیا تھا، لیکن اُس زمین کے ہر ایک انچ کیلئے اُنہیں لڑنا پڑا تھا۔ وعدہ آپکا ہے، لیکن ہر ایک انچ کیلئے آپ کو لڑنا پڑتا ہے جس کا آپ دعویٰ کرتے ہیں؛ کیونکہ شیطان ہر موڑ پر سامنا کرے گا، یقیناً وہ کرے گا۔

(61) لیکن غور کریں وہ ہمارے خُداوند یسوع کی ٹانگیں توڑنے کیلئے تیار تھے، اگر وہ ہتھوڑے سے ٹانگیں توڑ دیتے، تو خُدا جھوٹا ٹھہرتا۔ لیکن اُس تاریک جہنم میں شیاطین اتنے بھی زور آور نہیں تھے کہ اُس بیش قیمت بدن پر حملہ کر سکتے۔ کیونکہ داؤد نے، یہ ہونے سے آٹھ سو سال پہلے، کہہ دیا تھا، ”اُس کے بدن کی ایک ہڈی بھی نہیں توڑی جائے گی۔“ پس خُدا کے کلام کی سچائی قائم رہتی ہے۔

(62) لیکن پھر اُنھوں نے کیا کیا؟ اُنھوں نے ایک نیزہ لیا اور اُس کی پمپلی میں مارا، اور خون اور پانی بہہ نکلا، تاکہ وہ بات پوری ہو جو بائبل نے کہی تھی، ”اُنھوں نے میرے ہاتھ اور میری پمپلی کو چھیدا۔“ اور یوں کلام پورا ہوا۔

(63) دیکھیں جب وہ جان دے رہا تھا، تو اوہ، وہ گھڑی کتنی ہولناک تھی! جب میں اُس گیت کے بارے میں سوچتا ہوں، اور، سچ کہو، تو مجھے وہ بڑا دردناک لگتا ہے، جب بھی میں اُس گیت کے بارے میں سوچتا ہوں جو شاعر نے کئی سال پہلے لکھا تھا:

تڑکتیں چٹانیں اور سیاہ آسمان تھا،

جب میرے نجات دہندہ نے سر جھکا کر جان دی تھی؛

آسمانی خوشیاں اور ناختم ہونے والے دن کے لئے

کھلے ہوئے پردے نے راستہ دکھا دیا ہے۔

(64) اور جب وہ وہاں لٹک ہوا تھا، تو اُس نے اپنا سر جھکا لیا، اور خون بہہ رہا تھا اور جان نکل رہی تھی، اور سورج اپنے آپ پر شرمندہ تھا، اور اُس فانی مخلوق کو دیکھ رہا تھا جسے خُدا نے اپنی صورت پر بنایا تھا، اور اُسے چھڑانے کیلئے اتنی سخت قیمت ادا کی جا رہی ہے، سورج نے اُسی گھڑی زمین پر چمکنا

چھوڑ دیا۔ چاند اس قدر شرمندہ ہو گیا یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ اور ستاروں نے زمین سے منہ پھیر لیا۔ گناہ کتنی خوفناک چیز ہے! خدا نے کیسے اس کا مقابلہ کیا!

(65) اور اُن مذاق اڑانے والے کاہنوں پر غور کریں، جو اُسکے منہ پر تھوک رہے تھے۔ اور ایک شخص نے، سر کندے سے اُسکے سر پر مارا، اور کہا، ”اگر تُو نبی ہے، تو ہمیں بتا تجھے کس نے مارا ہے۔“ اُن میں سے ایک نے اُسکی داڑھی کھینچی، اور اُسکے منہ پر طمانچہ مارا، کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنے لیے کچھ کرے۔

(66) اُس نے کہا، ”اگر میری بادشاہی اس دُنیا کی ہوتی، اور میں اپنے باپ سے کہتا، تو وہ فوراً میرے لئے فرشتوں کے بارہ من بھیج دیتا۔“

(67) اِس سلسلے کو تبدیل کیا جاسکتا تھا، لیکن وہ یہ کیسے کر سکتا تھا؟ وہ ایسا بالکل نہیں کر سکتا تھا، کیونکہ یہ اُسکے اپنے بچے تھے جو اُسکے خون کیلئے چلا رہے تھے (تاریکی میں تھے) اور اپنے باپ کے خون کیلئے چلا رہے تھے؟ اِسی سبب سے وہ جان دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا، تو اُسکے اپنے بچے عذاب میں ہوتے، اور ساری مخلوق عذاب میں ہوتی۔ اسلئے اُس نے اپنے لوگوں کو بچانے کیلئے، جان دی۔

(68) اور جب اُس نے ایسا کیا، یعنی جب اُس نے اپنے سر کو جھکا لیا، تو اِس قدیم زمین کی پشت پر کپکپی طاری ہو گئی۔ اور زمین رسوائی سے بے بس ہو گئی، کیونکہ بائبل بیان کرتی ہے کہ ”ساری زمین پر، دو پہر سے تیسرے پہر تک، پوری زمین پر اندھیرا چھایا رہا۔“ زمین لرز گئی، اور چٹانیں ٹڑک گئی تھیں۔ اور مقدس کا پردہ اوپر سے لیکر نیچے تک پھٹ گیا تھا، اور قربانی کے ٹکڑے اُلٹ گئے تھے۔ کیونکہ زندہ خدا کے بیٹے نے جان قربان کر دی تھی۔ وہ مر گیا مگر سورج نے اُسے پہچان لیا۔ وہ مر گیا مگر چاند نے اُسے پہچان لیا۔ وہ مر گیا مگر ستاروں نے اُسے پہچان لیا۔ وہ مر گیا مگر زمین نے اُسے پہچان لیا۔ وہ مر گیا مگر عناصر نے اُسے پہچان لیا، اور ماحول نے اُسے پہچان لیا۔ ہر ایک چیز جان گئی تھی وہ خدا کا بیٹا ہے! پس، خدا کا کلام ناکام نہیں ہو سکتا تھا، اور اُس کا یہ وعدہ، باغِ عدن سے کیا گیا تھا، ”تیری نسل سانپ کے سر کو کچلے گی۔“

(69) پھر اُس کے ساتھ کیا ہوا؟ جب اُسے صلیب سے اتار کر ارمیتہ کے رہنے والے یوسف کی

قبر میں رکھا گیا تو وہ کہاں گیا؟

(70) وہ اتنا غریب تھا کہ اُس کے پاس سر دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ وہ چرنی میں پیدا ہوا، اور

اُسے ایک بُرے نام سے پکارا گیا، اور ”ناجانزبچہ کہا گیا۔“ اُس پر ہنسا گیا، اور زمین پر، اُس کا مذاق اُڑایا گیا، ٹھٹھوں میں اُڑایا گیا۔ اُس کا تمسخر اُڑایا گیا، اور اُسے رد کر دیا گیا۔ اور جب وہ مصلوب ہوا، تو اُس کو سزائے موت دی گئی، اور وہ دو ڈاکوؤں کے درمیان مر گیا۔ اور اُسکی تدفین کیلئے جگہ نہیں تھی، اسلئے اُسے کسی دوسرے آدمی کی قبر میں دفن کیا گیا۔ آسمانی خُدا زمین پر آگیا! ذرا سوچیں ہم کیا چیز ہیں، جنہیں تھوڑی بہت پریشانی سے گزرنا پڑتا ہے؟ مگر اُس نے ہمارے لیے کیا کیا ہے! دوستو، ذرا اسکے بارے میں سوچیں، اور اسکا مطالعہ کریں۔

(71) رومی سپاہی نے کہا، ”پیشک، یہ خُدا کا بیٹا ہے۔“ پس گنہگار نے اُسے پہچان لیا۔ یہوداہ

نے کہا، ”میں نے بے قصور کو قتل کیلئے پکڑ وایا۔“ اُس نے بھی اُسے پہچان لیا۔ پس ساری زمین نے اُسے پہچان لیا تھا۔

(72) پھر وہ کہاں گیا؟ جب کوئی انسان مر جاتا ہے، تو کیا وہ ختم ہو جاتا ہے؟ نہیں، جناب۔

اُسے بھی اسی طرح مرنا تھا کیونکہ خُدا کی بائبل نے کہا تھا وہ اسی طرح مرے گا۔ اور اُس نے خُدا کے کلام پر بھروسہ کیا۔ اسی سبب سے اُس نے، اپنی زندگی میں کہا تھا، ”اس ہیکل کو ڈھا دو، تو میں اسے تیسرے دن اُٹھا کھڑا کروں گا۔“

(73) پس، داؤد نے، مسیح میں ہوتے ہوئے، بائبل میں، ایک جگہ کہا ہے، داؤد، مردِ خُدا، اور خُدا

کا نبی تھا اور کلام کے ساتھ مسیح شدہ تھا، اُس نے کہا، ”پس میں اپنی جان کو عالمِ ارواح میں نہ چھوڑوں گا، اور نہ ہی میں اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت پہنچنے دوں گا۔“

(74) یسوع نے کہا، ”تم اس بدن کو گردو، اور میں اسے تیسرے دن اُٹھا کھڑا کروں گا۔“ وہ جانتا

تھا خُدا کا کلام ناکام نہیں ہو سکتا۔ اوہ، میرے خُدا ایا!

(75) اگر وہ اس کلام پر پوری طرح تکیہ کر سکتا تھا، اور بھروسہ کر سکتا تھا کہ خُدا کا کلام ناکام نہیں

ہو سکتا، تو ہمیں کس قدر زیادہ پختہ طور سے تکیہ رکھنا چاہیے اسلئے کہ ہم پاک رُوح کے ذریعے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں، اور گواہ اس وقت ہمارے دل میں موجود ہے اور ہم جاننے ہیں ہمارا مخلصی دینے والا زندہ ہے اور ایک دن وہ دوبارہ آئے گا۔ پاک یقین رکھیں جو مسیح میں ہیں وہ خدا کے ساتھ ہوں گے! اب غور کریں۔

(76) وہ وہاں تھا۔ وہ جانتا تھا اُسکے بدن کا ایک خلیہ بھی سڑنے نہیں پائے گا۔ بہتر گھنٹوں میں، سڑنے کا عمل شروع ہوتا ہے۔ اسی سبب سے وہ تین دن تک وہاں نہیں ٹھہرا۔ وہ جمعے کی سہ پہر ہوا، اور اتوار کی صبح جی اٹھا۔ اور، یہ سلسلہ اُن تین دنوں کے اندر اندر ہونا تھا۔ اور تین دنوں کے اندر اندر اُسے جی اٹھنا تھا، کیونکہ اُس نے خدا کے کلام پر بھروسہ کیا تھا۔

(77) یہاں سے وہ جاتا ہے! اور جب وہ چھوڑ کر چلا گیا تو وہ کہاں گیا؟ بائبل فرماتی ہے، ”وہ صعود فرما گیا۔ اُس نے جا کر اُن قیدی رُوحوں میں منادی کی، جو اُس اگلے زمانہ میں نافرمان تھیں جب خدا نوح کے وقت میں تحمل کر کے ٹھہرا رہا تھا۔“ اُسکی جان، اُسکی رُوح، اور اُس کے اپنے وجود کی تھیوفنی، نیچے گئی۔ پس آئیں اُس کی پیروی کرتے ہیں۔ کیا آپ چاہیں گے، آج رات، چند منٹ اور اُس کی پیروی کریں؟ آئیں دیکھتے ہیں وہ کہاں گیا تھا۔

(78) پس فانی انسان کے دائرے کے بالکل نیچے شیطانی طاقت کا دائرہ ہے: اور اُس کے نیچے..... اس کے اوپر ناراست لوگوں کی رُوحیں ہیں؛ اور اُس کے نیچے شیطان کی سلطنت ہے، یعنی عالم ارواح ہے۔ پھر ہمارے بالکل اوپر پاک رُوح بسیرا کرتا ہے؛ اور پھر قربان گاہ کے نیچے راستبازوں کی رُوحیں بسیرا کرتی ہیں؛ اور اس سے آگے خدا خود ہے۔ ایک رُوح نیچے کی طرف جاتی ہے، ایک اوپر کی طرف جاتی ہے؛ دو رُوحیں یہاں زمین پر موجود ہیں، جو اس زمین کے لوگوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

(79) اور جب یسوع ہوا، تو وہ اوپر گیا، اور نیچے بھی گیا۔ میں جمعے کے دن، اُس کی موت کے بعد اُسے دیکھ سکتا ہوں، [بھائی برتنہم، پلپٹ پر دستک دیتے ہیں۔ ایڈیٹر۔] وہ کھوئے ہوؤں کے علاقے میں دروازے پر دستک دیتا ہے۔ آئیں ایک منٹ کیلئے اُس کے پیچھے چلتے ہیں۔ دروازہ کھل جاتا ہے۔ وہاں عورتیں، وہاں مرد، وہاں جوان عورتیں بھی تھیں، وہاں بوڑھے بھی تھے، وہ سب اُس

خوفناک جگہ میں اکٹھے تھے اور یہ کھوئی ہوئی رُحوں کا قید خانہ تھا۔

(80) کاش میرے پاس وقت ہوتا، تو میں آپکو بتاتا۔ اور ایک رویا آئی تھی۔ اور ایک بار میں نے اُس جگہ کا دورہ کیا تھا، اور رحم کیلئے چلا اُٹھا تھا، تب میں ایک گنہگار تھا اور میرا آپریشن ہو رہا تھا۔ اور جب میں باہر آیا، تو میں مغرب میں کھڑا ہوا تھا، اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھایا ہوا تھا، اور ایک صلیب میرے اوپر چمک رہی تھی۔

(81) اب اُس ہولناک جگہ کے دروازے پر، یسوع چلا گیا۔ تاکہ ہر ایک کیلئے گواہی ہو کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے، اور اُن لوگوں کے درمیان جا کر منادی کی جب خُدا نوح کے دنوں میں تَحَل کر کے ٹھہرا ہوا تھا۔ دروازہ کھٹکھٹایا، اور اُس نے کہا، ”میں وہی ہوں جس کے بارے میں حنوک نے پیشینگوئی کی تھی۔ میں عورت کی نسل ہوں، جس نے سانپ کے سر کو کچل دیا ہے۔ پس خُدا کا سارا کلام پورا ہو چکا ہے؛ میں نے کلوری پر جان دی ہے، اور میں نے اپنی کلیسیا کو خرید لیا ہے۔ اور جس کے بارے میں حنوک نے کہا تھا، وہ میں ہوں۔“ اور وہ لوگ رحم کے بغیر تھے، اور اُمید کے بغیر تھے، کیونکہ اُنھوں نے گناہ کیا تھا۔ اور دروازہ اُنکے سامنے بند کر دیا گیا تھا۔

(82) پھر شیاطین کی سلطنت میں نیچے جاتا ہے! نیچے جہنم کے پھانکوں میں پہنچ جاتا ہے! اور پھر وہ دروازے پر دستک دیتا ہے۔ [بھائی برتنہم پلپٹ پر دستک دیتے ہیں۔ ایڈیٹر۔]

(83) یہی وہ گھڑی ہے جب وہ قبر میں تھا، اور اُس کا بدن وہاں پڑا ہوا تھا، اور جی اُٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اُس نے اُن جگہوں کا دورہ کیا جہاں ناراست اور راست لوگ جاتے ہیں؛ اور آپ بھی انہی دنوں میں سے کسی دن، اُن دونوں جگہوں میں سے کسی ایک جگہ جائیں گے۔

(84) اور وہ دروازے پر دستک دیتا ہے۔ [بھائی برتنہم، پلپٹ پر دستک دیتے ہیں۔ ایڈیٹر۔] اور، جب اُس نے دستک دی، تو شیطان باہر نکل کر آیا۔ اور میں شیطان کو بس یہ کہتے ہوئے سن رہا ہوں، ”اوہ، آخر کار تُو بھی آگیا ہے۔ میں نے سوچا تھا جب میں نے ہابل کو قتل کیا تھا تو میرے ہاتھوں میں آگیا ہے۔“

(85) آپ غور کریں، جب باغِ عدن میں نسل کا وعدہ کیا گیا تھا، تو شیطان نے تب سے اُس

نسل کو ختم کرنے کی مسلسل کوشش کی تھی۔ دیکھیں ہابل کی موت، اورسیت کا آنا، یہ مسیح کی موت، اور دفن ہونا، اور جی اٹھنا تھا۔ اُس نسل کو آگے بڑھنا تھا۔ اور شیطان نے اُسے ختم کرنے کی کوشش کی۔

(86) اُس نے کہا، ”جب میں نے ہابل کو قتل کیا تو میں نے سوچا تو میرے ہاتھوں میں آگیا ہے۔ جب میں نے نبیوں کو قتل کیا تو میں نے سوچا تو میرے ہاتھوں میں آگیا ہے۔ جب میں نے یوحنا کا سر قلم کیا تو میں نے سوچا تو میرے ہاتھوں میں آگیا ہے۔ لیکن اب، سب کے بعد، آخر کار تو آہی گیا ہے۔ اب تو میرے ہاتھوں میں ہے۔“ اوہ، میرے خُدا یا!

(87) میں یسوع کو یہ کہتے ہوئے سن رہا ہوں، ”شیطان، یہاں آ!“ اب وہ بوس ہے۔ وہ آگے بڑھتا ہے، اور شیطان کے پہلو کیساتھ لٹکی ہوئی عالم ارواح اور جہنم کی کنجیاں جھین لیتا ہے، اور اُنکو اپنے پہلو کیساتھ لٹکا لیتا ہے۔ ”اور کہتا ہے شیطان میں تجھے باضابطہ نوٹس دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ تو کافی لمبے عرصے سے بد معاشی کرتا رہا ہے۔ میں زندہ خُدا کا بیٹا ہوں جس نے کنواری سے جنم لیا ہے۔ میرے خون سے صلیب تر ہے، اور پوری قیمت ادا ہو چکی ہے! اب تیرے پاس مزید کوئی اختیار نہیں ہے۔ اب تُو بے نقاب ہو چکا ہے۔ کنجیاں میرے حوالے کر دے!“ یہ سچ ہے۔ وہ مڑتا ہے اور شیطان کو زور سے ٹھوکر مارتا ہے، اور دروازے کو زور سے بند کر دیتا ہے، اور کہتا ہے، اب تُو یہاں رہ! کیونکہ اب سے میں بوس ہوں۔“

(88) اب، یسوع کے پاس بادشاہی کی کنجیاں نہیں تھیں، کیونکہ اُس نے وہ کنجیاں پطرس کو دے دی تھیں؛ اور ہمیں یہ سب باتیں آج صبح کے پیغام، پانی کے بپتسمے میں ملتی ہیں۔ یسوع کے پاس موت اور عالم ارواح کی کنجیاں تھیں، اور اُس نے انھیں جھین لیا تھا؛ کیونکہ اپنے جی اٹھنے کے بعد، اُس نے کہا، ”موت اور عالم ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں۔“ پطرس کے پاس بادشاہی کی کنجیاں تھیں۔ شیطان کے پاس موت اور عالم ارواح کی کنجیاں تھیں؛ لیکن اب وہ کنجیاں یسوع کے پاس ہیں، کیونکہ وہ بوس ہے۔

(89) یہاں سے وہ شروع کرتا ہے۔ ایسٹر منایا جا رہا ہے، وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے۔ لیکن ایک اور گروہ بھی ہے۔ ایوب کہاں ہے؟ ابرہام کہاں ہے؟ باقی کہاں ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں

نے خُدا کے کلام پر بھروسہ کیا تھا؟ کیا خُدا اُنھیں بھول گیا؟ کیا موت نے اُنھیں فنا کر دیا؟ کیا اُنکے لئے یہی سب کچھ تھا؟ نہیں، نہیں؛ خُدا اپنے کلام کو قائم رکھتا ہے۔

(90) میں یسوع کو دیکھ سکتا ہوں۔ آنیں ذرا بہشتی مقام میں جھانکتے ہیں، اور وہاں دیکھتے ہیں۔ اور میں سارہ اور ابرہام کو وہاں گھومتے پھرتے دیکھ رہا ہوں، اور تھوڑی دیر بعد [بھائی برنہم دستک دیتے ہیں۔ ایڈیٹر۔] کوئی دروازے پر آتا ہے۔ پس ابرہام جا کر دروازہ کھولتا ہے، اور کہتا ہے، ”پیارے، یہاں آؤ۔ یہاں دیکھو، یہ وہی شخص ہے جو اُس دن بلوط کے درخت کے نیچے میرے ساتھ کھڑا تھا۔“ یہ ابرہام کا خُدا تھا۔

(91) اور پھر میں دانی ایل کو اپنا سر ہلاتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں، اور کہتا ہے، ”یہ وہی پتھر ہے جو بغیر ہاتھ لگائے پہاڑ سے کاٹا گیا تھا، کیونکہ میں وہیں کھڑا ہوا تھا۔“

(92) پھر میں دیکھتا ہوں ایوب اٹھتا ہے، اور کہتا ہے، ”یہ میرا مخلص دینے والا ہے جسکے متعلق میں نے کہا تھا میں جانتا ہوں وہ زندہ ہے، اور کسی دن وہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ اور میرا جسم شیدرا کھ کا ایک چھوٹا سا سچچ بھی نہ ہو، لیکن ٹھیک پندرہ منٹ کے اندر اندر میں پھر دوبارہ اُس بدن میں آ جاؤں گا۔ یہ وہی ہے۔“

(93) حزقی ایل نے اوپر کی طرف دیکھا، اور کہا، ”یہ تو وہی شخص ہے جو پیسے کے بیچ میں پہیہ، گھوم رہا تھا، اور ہوا کے وسط میں جا رہا تھا۔“ اوہ، میرے خُدا ایا!

(94) پھر حنوک آتا ہے۔ حنوک کہتا ہے، ”میں نے اسی شخص کو لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آتے دیکھا تھا، تاکہ عدالت کرے۔“

(95) وہاں پرانے عہد نامہ کے مقدسین انتظار کر رہے تھے، اور یقیناً وہ، خون کے کفارے کے ماتحت تھے۔ پس وہ خُدا، آسمانی خُدا کی حضوری میں نہیں جاسکتے تھے، کیونکہ بکروں اور بھیڑوں کا خون گناہ کو دُور نہیں کر پایا تھا۔

(96) لیکن اُس نے کہا، ”میرے بھائیو، میں وہی ہوں جو تم سمجھ رہے ہو کہ میں ہوں۔ میں عورت کی نسل ہوں۔ اور میں ابنِ داؤد ہوں۔ میں ابنِ خُدا ہوں۔ اور میں نے کنواری سے جنم لیا

تھا۔ میرے خون نے کفارہ دیا ہے۔ تم نے بھیڑوں اور بکروں کے خون کے تحت انتظار کیا، مگر اب میرا خون کفارہ دے چکا ہے، اور تم آزاد ہو۔ پس آؤ اوپر چلتے ہیں، کیونکہ ایسٹر ہونے والا ہے۔“ آج رات، ذرا سوچیں، یہ تقریباً انیس سو سال پہلے کی بات ہے۔

(97) میں ابرہام کو یہ کہتے ہوئے سن سکتا ہوں، ”خداوند، ہم اپنے بدن میں دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں؛ سارہ اور میں اسے بہت پسند کرتے ہیں؛ پس اگر تجھے کوئی اعتراض نہ ہو، تو ہم تیرے راستے میں، شور مچا سکتے ہیں؟“

(98) خیر، میں اُسے کہتے ہوئے سن رہا ہوں، ”کیوں نہیں، کیوں نہیں۔ میں اپنے شاگردوں کے ساتھ چالیس دن رہنے جا رہا ہوں۔ پس ارد گرد دیکھو اور غور کرو کہ سب کچھ کیسا لگ رہا ہے!“

(99) اور جلالی ایسٹر کی صبح ایسا ہوا (خداوند نے چاہا، تو صبح ہم وہاں سے لیں گے) اور جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا، تو بائبل مقدس، متی 27 کے مطابق بیان کرتی ہے، کہ، ”اور بہت سے مقدسین جوزمین کی خاک میں سو گئے تھے، وہ جی اُٹھے اور قبروں سے باہر نکل آئے۔“ وہ کون تھے؟ اور ابرہام، اسحاق، یعقوب، ایوب، اور وہ لوگ جنہوں نے روحانی مکاشفہ کے وسیلہ جان لیا تھا کہ مخلصی دینے والا کسی دن زمیں پر کھڑا ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں، جو سو گئے تھے اور اُنکا پہلا پھل ہیں۔ اور شہر میں بہتوں کو دکھائی دیئے۔ میں دیکھ سکتا ہوں کہ سارہ اور ابرہام، جوانی کی حالت میں ہیں، اور بھرپور ہیں..... اور خوبصورت ہیں، اور۔ اور بھرپور جوانی میں ہیں، اور کبھی بوڑھے نہیں ہونگے، اور کبھی بیمار نہیں ہونگے، اور کبھی بھوک نہیں لگے گی، اور اپنے بدنوں میں گھومتے پھرتے رہیں گے۔

(100) اور کانفا نے وہاں کھڑے ہوئے لوگوں سے، کہا، ”تم جانتے ہوئے کیا ہوا ہے؟ اگلے روز یہاں کچھ ہوا تھا، ذرا اس گندگی کو دیکھو جو ہیکل میں پڑی ہوئی ہے! یہاں ہے..... ہمیں اس پردے کو سلانی کرانے کی ضرورت ہے۔ ان چیزوں کو دیکھو، چندے کا بکس اُلٹا پڑا ہوا ہے۔ کیا ہوا تھا؟ کیا شخص کوئی نجومی تھا؟ کیا وہ جادوگر تھا؟ تو، پھر کیا ہوا ہے؟ اور کہتا ہے! یہاں آؤ، اور جوزیفس دیکھو، وہ جوان جوڑا کون ہے؟“

ابرہام نے کہا، ”سارہ، ہمیں پہچان لیا گیا ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ ہم یہاں سے چلے جائیں۔“

(101) ”بہتوں کو دکھائی دیئے!“ یہاں سب کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اب ختم کرتے ہوئے، دیکھتے ہیں۔ ایک دن اُسکے آنے کے بعد..... انھوں نے؛ یعنی ابرہام، اسحاق، یعقوب، اور باقی سب نے وطن کا دورہ کیا تھا۔ اور یسوع نے صعود فرمایا.....

(102) آپ کہہ سکتے ہیں، ”بھائی برتھم، کیا یہ خیالی بات نہیں لگتی؟“، نہیں، جناب! میں ایک منٹ میں، آپ کو کلام سے دکھاؤں گا۔

(103) جب یسوع عالم بالا پر جانے لگا، تو شاگردوں نے صرف اُسے دیکھا، لیکن پرانے عہد نامہ کے مقدسین اُس کے ساتھ گئے، کیونکہ بائبل بیان کرتی ہے کہ ”وہ قیدیوں کو ساتھ لے گیا، اور آدمیوں کو انعام دیئے۔“ میں اُسے دیکھ سکتا ہوں جب وہ اوپر جاتا ہے، تو وہ اپنی کلیسیا کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔

(104) بینڈ میں سے دوفرشتے جو میوزک بجا رہے تھے، وہ واپس نیچے آتے ہیں، اور کہتے ہیں، ”اے گلیلی مردو، تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع، جو آسمان پر اُٹھایا گیا ہے، اسی طرح واپس آئے گا۔“ اور فوراً! وہ جلوس میں شامل ہونے کیلئے جلدی سے واپس چلے جاتے ہیں۔

(105) اور یسوع اور پرانے عہد نامہ کے مقدسین آسمانوں سے گزرتے ہوئے اوپر چلے جاتے ہیں۔ وہ چاند سے گزرے، وہ سورج سے گزرے، اور وہ ستاروں سے گزرتے ہوئے چلے گئے۔ اور جب انہوں نے اُس عظیم اور خوبصورت آسمان پر نگاہ کی، تو پرانے عہد نامہ کے مقدسین، کلام کا حوالہ دیتے ہوئے چلا اُٹھے، ”اے پھانگو، اپنے سر بلند کرو، اور اے ابدی دروازو، اونچے ہو جاؤ! اور اے، ابدی دروازو، اونچے ہو جاؤ! کیونکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو رہا ہے!“

(106) اور تمام فرشتے آسمانی چوٹیوں پر ایک ساتھ جمع ہو گئے، اور کہنے لگے، ”یہ جلال کا بادشاہ کون ہے؟“

(107) اور پرانے عہد نامہ کے مقدسین کہنے لگے، ”لشکروں کا خُداوند، جو جنگ میں زور آور ہے! وہ فاتح ہوا ہے!“

(108) فرشتے نے بڑا سا بٹن دبایا، اور موتیوں کے دروازے کھل گئے۔

(109) نیچے یروشلم شہر سے ایک عظیم زور آور فاتح آیا ہے، اور پرانے عہد نامہ کے مقدسین اُسکے ساتھ ہیں۔ آسمانی لشکر ساز بجارہے تھے، اور فرشتے چلا رہے تھے۔ وہ عظیم فاتح ہے! اور موت اور عالم ارواح کی کنجیاں اُسکے پاس تھیں اور اُس کے پہلو سے لٹک رہی تھیں، اور وہ جلال کے محل سے ہوتے ہوئے تخت پر پہنچ جاتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے، ”اے باپ، وہ یہاں ہیں۔ انھوں نے یقین کیا تھا، اور تیرے کلام پر ایمان رکھا تھا، کہ میں ایک دن ضرور آؤں گا۔ میں نے موت اور عالم ارواح دونوں پر فتح پالی ہے۔“ بھائی، یہ کیا تھا؟ اُسکے ہاتھوں میں نشان تھے، جو یہ ظاہر کرتے تھے کہ وہ جنگ سے آیا ہے۔ عالم بالا پر خُدا کی تعجید ہو! کیونکہ وہ عظیم فاتح ہے! ”اے باپ، ابرہام، اسحاق، اور یعقوب؛ یہاں موجود ہیں۔“

(110) میں خُدا کو یہ کہتے ہوئے سن سکتا ہوں، ”بیٹا، یہاں میرے پاس آ، اور بیٹھ جا جب تک میں تیرے سب دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ کر دوں۔“ بھائی، کسی دن وہ پھر آئیگا، اور وہ دن کیسا شاندار دن ہوگا!

(111) پس جب وہ قبر میں گیا تو وہ آرام کرنے نہیں گیا تھا۔ ہم سوچتے ہیں وہ وہاں، مردہ پڑا ہوا تھا۔ لیکن وہ تب بھی فتح کر رہا تھا، وہ نیچے کے علاقہ میں گیا اور اُس نے شیطان سے کنجیاں چھین لیں، آج رات بھی، موت اور عالم ارواح کی کنجیاں اُسکے پاس ہیں۔ اُس نے کہا، ”چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی، زندہ رہو گے۔“

(112) میرے عزیز بھائی، بہنوں، آج رات میں سوچ رہا ہوں، کیا آپ نے اس پر سنیدگی سے غور کیا ہے؟ کیا آپ کو احساس ہوا ہے آپ بس اسلئے زندہ ہیں کیونکہ وہ زندہ ہے؟ کیا آپ نے اُسے سہرا نے کیلئے اپنا آپ مکمل طور پر پیش کر دیا ہے، اور کہا ہے، ”اے خُدا، میں ایک گنہگار کی حیثیت سے، حاضر ہوں، مجھ پر رحم فرما؟“ کیا آپ نے کبھی اُس کا مل قربانی کو قبول کیا ہے؟ کیا آپ نے کبھی اُسے بتایا ہے کہ آپ اُس سے پیار کرتے ہیں؟ جب آپ کوئی غلط کام کرتے ہیں تو کیا اس سے آپ کے جذبات کو صدمہ پہنچتا ہے؟ اور اگر آپ تدفین کے، تجربے سے ابھی تک نہیں گزرے ہیں! تو، ہمارا وقت گزرتا جا رہا ہے۔ اور بس اچھا محسوس کر رہے ہیں! تو، میرا خیال ہے، اگر آپ نے کبھی مسیح

کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول نہیں کیا ہے، تو میں سوچ رہا ہوں کیا اب آپ ایسا کریں گے جبکہ ہم اپنے سروں کو تھوڑی دیر کیلئے دُعا میں جھکا تے ہیں۔

(113) بہن گیریٹ، اگر یہ گیت آپ کے پاس ہے، اور اگر آپ چاہیں، تو یہ گیت بجا لیں، تڑکتیں چٹائیں۔ ٹھیک ہے، کچھ ہوگا۔

(114) آپ کے سر جھکے ہوئے ہیں، اور میں آپ سے ایک بڑا ہی سنجیدہ سوال پوچھنے لگا ہوں۔ دوستو! یاد رکھیں، بندہ پانی یا پاک ہوتا ہے، اور جب ہم آپ کو دفن کرتے ہیں تو آپ کی ہستی ختم نہیں ہوتی۔ آپ کی سول دوسری جگہ پر ہوتی ہے۔ دیکھیں، کلام مقدس کے مطابق، یسوع نے اُن دونوں جگہوں کا دورہ کیا تھا۔ اگر آپ آج رات چلے جائیں تو وہ آپ کو کہاں تلاش کرے گا؟ کیا آپ کے سامنے رحم کا دروازہ بند ہوگا، کیونکہ آپ نے اُسے رد کر دیا ہے؟ یاد رکھیں، وہ صرف ایک نجات دہندہ ہی نہیں ہے، بلکہ ایک منصف بھی ہے۔ اس وقت آپ منصف ہیں، آپ اُس کا فیصلہ کیسے کریں گے؟ پس اب اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کر لیں۔

(115) پس میرے ذہن میں ایک چھوٹی سی کہانی آئی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک چھوٹا لڑکا ایک۔ ایک لگی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور لگی میں بندوق چلی، اور گھوڑوں نے دوڑنا شروع کر دیا، وہ لڑکا ایک ٹیلے کی طرف چلا گیا۔ اور ایک جوان کا دُبوئے دوڑتا ہوا آیا، اور اس سے پہلے کہ لگی ٹیلے پر چڑھ جاتی اُس نے گھوڑوں کو روک لیا، کیونکہ اُسکے اندر ایک بچہ تھا۔ اور یوں اُس نے اُس چھوٹے لڑکے کی جان بچالی۔

(116) اس کے کئی سال بعد، وہ لڑکا عدالت میں کھڑا تھا۔ اُس لڑکے نے کوئی جرم کیا تھا، اور وہ راستہ اختیار کر لیا تھا جو غلط تھا، اور قصور وار تھا۔ وہ جوا اھلیتا تھا، اور شراب نوشی کے دوران، ایک آدمی کو گولی مار دی تھی، وہ مجرم تھا، اور جرم کرتے پکڑا گیا تھا۔ اور جج اٹھا اور اُس نے کہا، ”میں تمہیں پھانسی کی سزا دیتا ہوں اسکے گلے میں پھندا ڈال کر اسے ختم کر دیا جائے۔“

(117) اُس جوان شخص نے کہا، ”جج صاحب!“ اُس نے عدالتی تسلسل کو توڑا، اور عدالتی کٹہرے سے کود کر جج کے قدموں میں، رحم کیلئے گر پڑا۔ اُس نے کہا، ”جج صاحب، میری طرف

دیکھیں! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟“

منصف نے کہا، ”نہیں، بیٹا، میں نے نہیں پہچانا۔“

(118) اُس لڑکے نے کہا، ”کیا آپ کو کسی چھوٹے لڑکے کی زندگی یاد ہے جس کو آپ نے، کئی

سال پہلے، بھاگتے ہوئے گھوڑوں سے بچایا تھا؟“

منصف نے کہا، ”ہاں، مجھے وہ یاد ہے۔“

(119) اُس لڑکے نے کہا، ”میں وہ لڑکا ہوں۔“ اُس نے کہا، ”جج صاحب، آپ نے مجھے اُس

وقت بچایا تھا۔ اس وقت بھی مجھے بچالیں!“

(120) جج نے اُس کو غور سے دیکھا، اور کہا، ”بیٹا، اُس دن میں تیرا نجات دہندہ تھا۔ مگر آج میں

تیرا جج ہوں۔“

(121) اے گنہگارو، آج وہ تمہارا نجات دہندہ ہے، لیکن کل وہ تمہارا جج ہوگا۔ جب کہ سازنج

رہے ہیں، تو آئیں ذرا اس کے بارے میں سوچیں۔ اور وہ لوگ جو دُعا کرنے کی جگہ پر خُدا کیساتھ

کھڑے ہیں، وہ سب دُعا جاری رکھیں۔

(122) میں سوچ رہا ہوں، وہ لوگ جو مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرنا چاہتے ہیں، وہ فوراً،

کہیں، ”اے خُدا، مجھ گنہگار پر، رحم کر۔ میں بہائے ہوئے خون کے وسیلہ آنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میں

چرچز میں شامل ہو کر اور جگہ جگہ دوڑ کر تھک گیا ہوں۔ میں نئے سرے سے جنم لینا چاہتا ہوں۔ میں

اپنے دل سے یہ تجربہ کرنا چاہتا ہوں اور میں جانتا ہوں مسیح نے خود کو مجھ پر آشکارا کر دیا ہے، اور یہ اُس

روحانی مکاشفہ کے وسیلہ ہوا ہے، جو تُو نے بھائی برتنہم کے وسیلے بتایا ہے۔ اور میں روحانی مکاشفہ چاہتا

ہوں، تاکہ پاک رُوح میرے دل میں آجائے، اور مجھے زندہ کر دے، اور مجھ سے بڑھ کر مسیح کو میری

زندگی میں حقیقی بنادے۔ بھائی برتنہم، میں اُس تجربے کی آرزو کرتا ہوں۔ جب میں ہاتھ اٹھاؤں تو

کیا آپ میرے لیے دُعا کریں گے؟“ پس جو لوگ چاہتے ہیں کہ انھیں دعا میں یاد رکھا جائے، تو کیا

اب آپ اپنے ہاتھ اٹھائیں گے۔ خاتون، خُدا آپ کو برکت دے۔ وہاں پیچھے موجود خاتون، خُدا

آپ کو بھی برکت دے۔ یہ اچھی بات ہے۔ جناب، خُدا آپ کو برکت دے۔ یہ اچھا ہے۔ اپنے ہاتھ

اٹھائیں، اپنے ہاتھ اُپر کریں۔

(123) آپ کیلئے کیسی شرمندگی ہوگی؟ دوست، کیا آپ اُس کو رد کر سکتے ہیں؟ یاد رکھیں۔

(124) ”اوہ“ آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنہم، مناد کئی سالوں سے منادی کر رہے ہیں۔“ میں

جانتا ہوں، لیکن انہی دنوں میں سے ایک دن وہ منادی کرنا بند کر دیں گے۔ اور جس طرح سے چیزیں نظر آ رہی ہیں، ایسا فوری طور پر بھی ہو سکتا ہے۔ اور پھر آپ اپنا آخری پیغام سنیں گے۔ سچ کہوں، تو یہ

بھی آپ کا آخری پیغام ہو سکتا ہے۔

(125) ”اوہ“ آپ کہتے ہیں، ”میں جوان ہوں۔“ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ موت

کسی شخص، یا کسی عمر یا کسی قابلیت کا احترام نہیں کرتی ہے۔

(126) کیا اب آپ اُسے اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کریں گے، تو اپنا ہاتھ اٹھا کر، کہیں، ”اے

خُدا، مجھ پر رحم فرما“؟ ان باقیوں کے ساتھ اپنا ہاتھ اٹھائیں، اور کہیں، ”اب میں مسیح کو قبول کرنا چاہتا ہوں۔“ کیا آپ اپنا ہاتھ اٹھائیں گے؟

(127) کوئی ایسا شخص جو برگشتہ ہو چکا ہے، وہ کہے، ”اے خُدا، مجھ پر رحم فرما۔ میں آج رات

مسیح کے پاس آنا چاہتا ہوں، تاکہ آنے والی کل، میرے لیے، ایک نئی قیامت ہو۔“ کیا آپ اپنے

ہاتھ اٹھائیں گے؟ اپنا ہاتھ اُپر اٹھا کر، کہیں، ”مجھ پر رحم فرما۔ میں ابھی آنا چاہتا ہوں۔“ کیا آپ ایسا

کریں گے؟ اپنا ہاتھ اٹھائیں، اور کہیں، ”میں برگشتہ تھا، مگر آج رات.....“ خاتون، خُدا آپکو برکت

دے۔ یہ اچھی بات ہے۔ ”کہیں میں مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کروں گا۔ میں آج رات ہی

اُسے قبول کروں گا۔ کیونکہ میں خُدا سے، کئی سال دُور بھٹکتا رہا ہوں، مگر اب میں گھر آ رہا ہوں۔“ کیا

آپ آج رات اُسے قبول کریں گے، تاکہ یہ آپ کیلئے ایک نیا جی اٹھنا ہو جائے، اور آپ کی پرانی

زندگی ختم ہو جائے؟

(128) یہ خاتون مذبح کی جانب آ رہی ہے، تاکہ کھڑی ہو کر، اپنا اقرار کرے۔ کوئی اور ہے جو

یہاں آ کر اپنی جگہ لینا چاہتا ہے، اور اپنا اقرار کرنا چاہتا ہے، تو پس اس بہن کے ساتھ آ جائیں؟ کیا

آپ بھی کھڑے ہوں گے، اور مذبح کے پاس آئیں گے؟ مذبح کھلا ہوا ہے۔ یقیناً۔ اسی گھڑی، اُپر

آجائیں۔ اگر آپ یہاں کھڑے ہونا چاہتے ہیں اور دُعا کرنا چاہتے ہیں، تو بالکل ٹھیک ہوگا۔ پس آئیں۔ کیا آپ آئیں گے؟ اپنے ایمان کے اقرار کے ساتھ، اور خُدا کے بیٹے پر یقین کیساتھ، کیا اب آپ آئیں گے؟ ٹھیک ہے۔

(129) آپ یاد رکھیں، یہ آپ پر منحصر ہے۔ کیونکہ آپ وہ ہیں۔ کیا آپ گنہگار ہیں؟ کیا آپ برگشتہ ہیں؟ کیا آپ سرد ہیں اور مسیح سے دُور ہو چکے ہیں؟ اور اب آپ چاہتے ہیں کہ اُس کے ساتھ نئے سرے سے چلیں، اور نئی زندگی شروع کریں؟ آپ کے بارے میں کیا خیال ہے، وہ شوہر اور بیوی جو۔ جو طویل عرصے سے اس سلسلے سے باہر رہے ہیں، اور اپنے گھر میں ہنگامہ آرائی کرتے رہے ہیں؟ کیا اب آپ آکر خُدا کیساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ اس سلسلے کو ٹھیک نہیں کریں گے؟ ایسٹر کو اپنے لئے واقعی ایک حقیقی ایسٹر بنالیں، اور ایک نئے گھرانے کا آغاز کر لیں۔

(130) پس آپکا اس بارے میں کیا خیال ہے، شاید کبھی آپ کے گھر میں دُعا نہیں ہوئی، آپ بس چرچ سے گھر جاتے ہیں اور بہترین زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں، اور کبھی اپنے خاندان کے ساتھ اکٹھی دُعا نہیں کرتے ہیں؟ اور یہی وجہ ہے ہمیں کم عمری کے جرائم اور باقی چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور اسی وجہ سے امریکی گھرانے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں۔ کیا آپ نہیں آئیں گے، اور نئے سرے سے آغاز نہیں کریں گے؟ کیا آپ ایسا کریں گے؟ آپ کو دعوت دی جاتی ہے۔ یا درکھیں، اس گھڑی میں آپ کا خادم ہوں؛ اور اُس روز میں آپکا گواہ ہوں گا۔

دیکھیں، اب ہمارے سر، دُعا کیلئے جھکے ہوئے ہیں۔

(131) ہمارے مقدس آسمانی باپ، آج رات ہم اس جماعت کو تیرے پاس لاتے ہیں، اور نہایت سنجیدگی اور تقدیس کے ساتھ لاتے ہیں جتنا ہمیں معلوم ہے۔ ہم فروتنی سے تیرے تخت کے گرد آتے ہیں۔ اور، آج رات کے عظیم پیغام، تدفین کے بعد یہ لوگ جان گئے ہیں، وہ کبھی بھی خاموش نہ بیٹھا، بلکہ اُسکی رُوح اُن مقاموں میں چلی گئی اور خُدا کے کام کو مکمل کیا، جسکے لئے اُسے مقرر کیا گیا تھا۔ اور کل صبح کے بارے میں، ہم جانتے ہیں وہ زندہ ہو گیا تھا، اور ہر ایک چیز کو فتح کرتے ہوئے، عالم بالا پر چلا گیا تھا۔ وہ ایسٹر صبح ہماری راستبازی کیلئے جی اُٹھا تھا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اُس نے پاک رُوح

کو واپس بھیجا، تاکہ گناہگاروں کو مجرم ٹھہرائے۔

(132) اور خُداوند، ہم آج رات دُعا کرتے ہیں، کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے ہاتھ اُٹھائے ہیں وہ تیری حضوری میں یاد رکھے جائیں۔ اور آج رات اُن کا فیصلہ اُن کے دل سے ہو، کیونکہ اُنہوں نے تجھے دل سے قبول کیا ہے، اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں، تاکہ آج رات اُن پر وعدے کی مہر، یعنی پاک رُوح کی مہر لگ جائے۔ اے باپ، یہ بخش دے۔ پس، آج رات اِس پیغام کیساتھ، ہم ان لوگوں کو تیرے سپرد کرتے ہیں۔ اور یہ پیغام اُن سب لوگوں کیلئے باعثِ برکت ہو جنہوں نے اِسے سنا ہے، اور خُداوند، جو لوگ، اِسے اپنے ساتھ اپنے اپنے گھر لیکر جا رہے ہیں، یہ اُن کے دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ اور وہ سب لوگ خُدا کے کلام کے مطابق زندگی گزاریں۔ اے باپ، یہ بخش دے، پس ہم یہ مسیح کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔



تدفین

(THE ENTOMBMENT)

URD57-0420

ایسٹری بیداری کی سیریز

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برتنم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں ہفتے کی شام، اپریل 1957، 20، برتنم ٹیمر نیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2024 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

700، B/3، کشمیر کالونی مین ڈبل روڈ، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org